www.emarsiya.com

اکبرؑ نے کچھ بہار نہ دیکھی شباب کی
تکلیف تین روز سہی قحطِ آب کی
شدت وہ پیاس کی وہ تپش آفتاب کی
اور بیکسی وہ سبطِ رسالتمآب کی
سینہ چھدے پسر کا تو کیا دل کو کل پڑے
ایوبؑ دیکھ لے تو کلیجہ نکل پڑے

یہ زکر تھا کہ آگیا رن میں وہ خستہ جاں
اکبرؑ کو بولے دیکھ کے اُس فوج کے جواں
کس خانماں کا آہ مٹاتا ہے یہ نشاں
کس باغ کی بہار کو کرتا ہے یہ خزاں
کس ماں کو اپنے سوگ میں اِس نے بٹھایا ہے
کس باپ کے جگر پہ چھری کو پھرایا ہے

ناگاہ فوجِ کیں سے عمر نے کیا کلام
یہ وقتِ کارزار ہے اے ساکنانِ شام
بس ہے یہی بساطِ شہنشاہِ خاص وعام
مارا گیا یہ شیر تو مرجائینگے امامؑ
لوٹو جنابِ فاطمہؑ زہراؑ کے باغ کو
ٹھنڈا کرو حسینؑ کے گھر کے چراغ کو

ہاں غازیو نہ اسکی جوانی کا غم کرو
نیزے پہ نیزے مارو ستم پر ستم کرو
برچھی اٹھاؤ ہاتھ میں تیغیں علم کرو
نخلِ مرادِ سبطِ نبیؐ کو قلم کرو
بیٹا نہ جب رہا تو کدھر جائینگے حسینؑ
گھوڑے سے یہ گرے گا تو مرجائینگے حسینؑ

سنتے ہی حکم دوڑ پڑی فوج بے ستم
تلوار اک لگی کہ ہوئیں پسلیاں قلم
یوں جھک گئے کہ ہوتے ہیں سجدے میں جیسے ہم
رکھدی گلے پہ شیث نے شمشیر ایکدم
غل تھا کرو نہ رحم تنِ پاش پاش پر
دوڑادو گھوڑے اکبرِ مہرو کی لاش پر

دوڑے صدا یہ سنتے ہی بس شاہِ بحروبرؑ
سر پیٹنے کی جا ہے کہ ہنستے تھے اہلِ شر
کہتا تھا شمر اے پسرِ سیدالبشرؑ
کس کو حضور ڈھونڈتے ہیں مرگیا پسر
برچھی ہماری سینۂ اکبرؑ پہ چل گئی
دل اور جگر کو توڑ کے باہر نکل گئی

پھر گرتے پڑتے لاشۂ عباسؑ پر گئے
اور بولے کچھ سنا علی اکبرؑ تو مرگئے
ہم ڈھونڈنے کو چار طرف ننگے سر گئے
معلوم ہے تمہیں علی اکبرؑ کدھر گئے
لایا ہوں التجا یہ برادر کی لاش پر
عباسؑ لے چلو ہمیں اکبرؑ کی لاش پر

ناگاہ آئی حضرتِ زہراؑ کی یہ صدا
ہے ہے حسینؑ تیرے تڑپنے کے میں فدا
دم توڑتا ہے گود میں میری یہ مہ لقا
مرتا ہے کوئی آن میں اے میرے دلربا
دیکھے یہ تم کو تم اسے ایکبار دیکھ لو
آؤ پسر کا آخری دیدار دیکھ لو

www.emarsiya.com